ضبط : مولانا عبدالقیوم حقانی

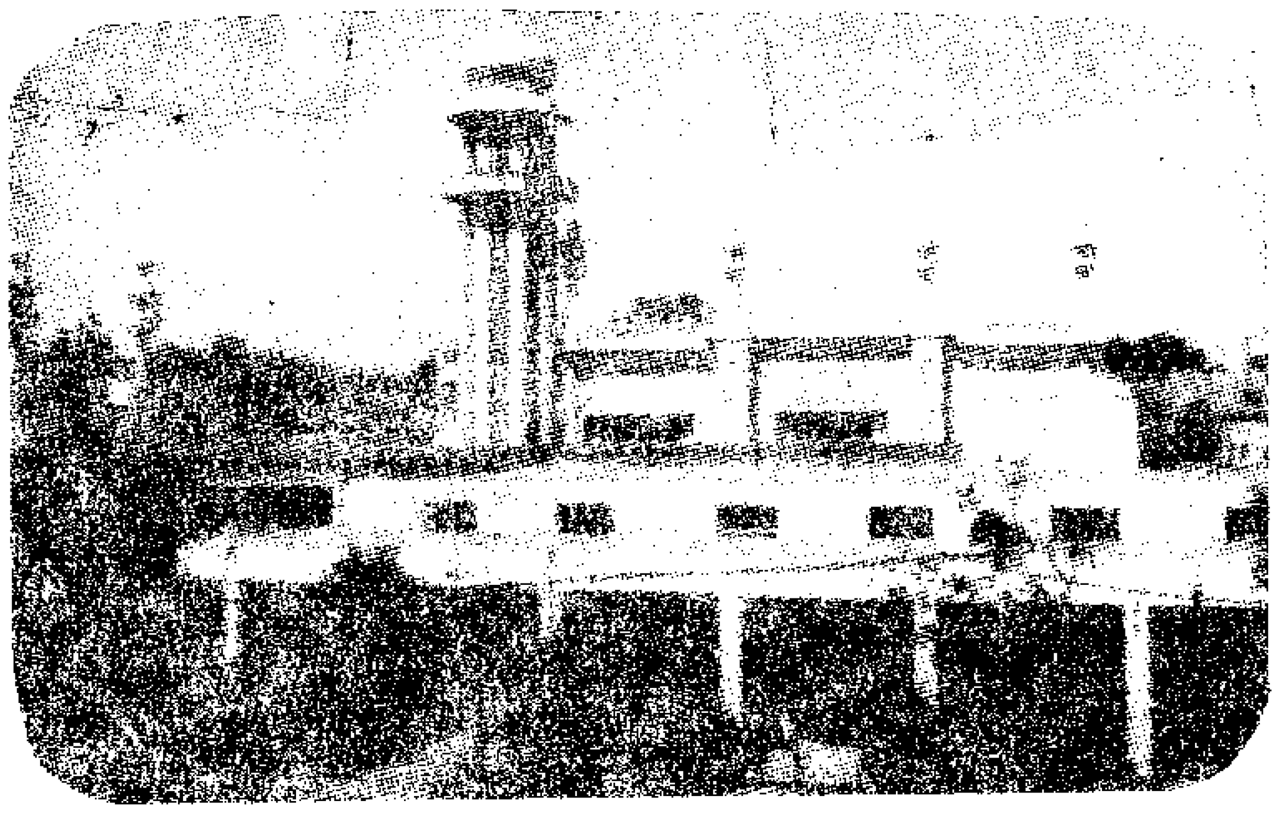

جہادِ افغانستان اور دارالعلوم حقانیہ

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ اور زعماءِ جہاد کی بعض مجالس کی جھلکیاں

مولانا جلال الدین حقانی | (حضرت شیخ سے) ہم آپ کے سامنے آپ کے ہاتھ پر آپ کو گواہ بنا کر اللہ رب العزت سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تا حینِ حیات جو کام (جہاد) آپ نے ہمارے سپرد کیا ہے، جاری رکھیں گے۔ افغانستان آزاد ہوجائے تو سمرقند و بخارا تک ہم روس کا تعاقب کریں گے

حضرت الشیخ | خدا کرے یہ مقصد جلد حاصل ہو۔ ہم آپ لوگوں کے مضبوط عزائم اور بے مثال جرأت و بہادری پر زبردست تحسین اور دل سے دعا کرتے ہیں۔

> الحمدللہ الحمدللہ۔ جس غرض کے لئے دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے جہادِ افغانستان کی صورت میں زندگی میں اپنی آنکھوں سے اسے دیکھ لیا۔

افغانستان کا حالیہ جہاد اور اس کے مستقبل کے بہترین نتائج بھی ہمارے مشائخ اساتذہ اور دیوبند کے اکابرین کی محنت و خلوص کا صدقہ ہے۔

مولانا جلال الدین حقانی | اس سے قبل افغانستان میں جہاد نام کی کوئی چیز متعارف نہیں تھی۔ ہمارے دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء نے یہاں سے جاکر جب وہاں کی کمیونسٹ حکومت اور اس کے کفریہ نظام پر تنقید کی تو وہاں کے عوام بلکہ خواص اور علماء تک ہمارے مخالف ہو گئے۔ ہمیں وہابی اور حقانی نام کے فرقوں سے مشہور کیا۔ مگر جب سردار داؤد اور ترکئی کے دورِ حکومت میں وہاں کے بڑے علماء اور مشائخ کو گرفتار کیا گیا تو ہم نے حکومت کی مذمت کی۔ اور ان کی آزادی کی تحریک چلائی۔ تب وہاں کے علماء نے ہمارا ساتھ دیا۔ ورنہ اس سے قبل ہم حقانی نام کے ایک مستقل فتنہ اور بے دین فرقہ کی حیثیت سے بدنام کئے جا چکے تھے۔ پھر ہم تدریجاً آگے بڑھتے رہے۔ حتیٰ کہ اب ہم اس میدان میں آپہنچے ہیں جس میدان کے نقشے آپ نے بخاری کتاب المغازی میں ہمیں پڑھائے

تھے۔ گو ہمارے بہت سے رفقاء اور دارالعلوم حقانیہ کے کئی فضلاء شہید ہو چکے ہیں۔ مگر ہمارے حوصلے پہلے سے بلند اور عزائم پختہ ہیں۔ ہمیں اپنے کام میں اطمینان ہے۔ ہم نے اوائل میں کمیونسٹوں کا مقابلہ کیا۔ حکومت نے ان کی پشت پناہی کی۔ ہماری کتابیں اور سارا دینی لٹریچر ضبط کر لیا۔ مدرسے بند کر دئے اور ہماری آواز کو ہر ممکن طریقہ سے دبانا چاہا۔ مگر الحمدللہ کہ حکومت کے شدید ترین دباؤ کے باوجود بھی ہمارا ردعمل سخت سے سخت تر ہوتا گیا۔ اور اب جو نقشہ اور صورت حال ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔

حضرت الشیخ: جی ہاں۔ جو اللہ والے ہوتے ہیں وہ اللہ کی امداد اور اس کی غیبی نصرتوں سے فتح مند رہتے ہیں۔
الا ان حزب اللہ ہم الغالبون۔ الآیۃ وان

اب تو میری بھی یہی تمنا رہ گئی ہے کہ صف اول میں کھڑا ہو کر آپ کے شانہ بشانہ دشمن سے لڑتا۔
اے کاش! اس قابل ہوتا اور کم از کم اس قدر موقعہ دیا جاتا کہ میدانِ جہاد میں آپ کو پانی کا ایک گلاس تو پلا سکتا۔

مولانا جلال الدین حقانی: حضرت! یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے ہمارا یقین ہے کہ آپ اس میں برابر کے شریک ہیں....

حضرت الشیخ: ہمارے دارالعلوم حقانیہ کے فاضل مولانا دیندار صاحب حقانی کا کیا حال ہے؟ ان سے بھی رابطہ رہتا ہے؟

مولانا جلال الدین حقانی: وہ اپنے مرکز میں ہیں ان کے لوگ جہاد کے عادی نہیں ہیں۔ مگر خود مولانا دیندار صاحب بڑے مجاہد اور جہاد کا جذبہ رکھتے ہیں۔ ہم ان کے محاذ پر ان کے ساتھ بھی امداد کرتے رہتے ہیں۔

حضرت الشیخ: مولانا گل منیر صاحب کا کیا حال ہے۔ کچھ عرصہ سے ان کی کوئی خبر نہیں آرہی۔

مولانا جلال الدین حقانی: مولانا گل منیر صاحب بھی اپنے محاذ پر مصروف جہاد ہیں۔ ان کا جذبۂ جہاد حیرت انگیز اور ان کی جرأت قابلِ رشک ہے۔ حال ہی میں ان کے ایک داماد (جو دارالعلوم حقانیہ کے فاضل ہیں) جنگ کے دوران زخمی ہو گئے ہیں۔

مولانا گل منیر صاحب کے تین بیٹے حقانیہ کے فاضل ہیں اور تینوں اس وقت روسی دشمن کے ساتھ نبرد آزما ہیں۔ ان کا چھوٹا بیٹا اب آپ کے ہاں دارالعلوم حقانیہ میں زیر تعلیم ہے۔

مولانا گل منیر صاحب کو محاذِ جنگ پر رفقاء بھی اچھے اور کام کے ملے ہیں۔ ان کے ساتھی ان کا بڑا احترام اور اطاعت کرتے ہیں۔

حضرت الشیخ: ہمارے وزیرستان کے حقانی فضلاء .....

مولانا جلال الدین حقانی: جی ہاں! وزیرستان کے حقانی فضلاء بھی ہمارا خوب تعاون کر رہے ہیں۔ اسلحہ اور مالی امداد کے علاوہ افرادی اور جانی امداد بھی کرتے ہیں۔ میدانِ جنگ میں مجاہدین کے ساتھ شریک رہتے ہیں۔ حال ہی میں

ہیں مولانا قاری لعل محمد صاحب وزیرستانی رجو دارالعلوم حقانیہ کے فاضل، زمانہ طالب علمی میں حضرت اقدس کی مسجد کے امام اور حضرت کے خاص خادم تھے) بھی مختلف محاذوں پہ مجاہدین کے ساتھ شریک رہے اور جنگ لڑی۔

حضرت الشیخ | مولانا قاری لعل محمد صاحب حقانی اور دوسرے فضلاء حقانیہ جب بھی ملنے آتے ہیں تو میں جہاد کے موضوع اور اس کی ترغیب وتشویق پر بھی ان سے کچھ نہ کچھ عرض کر دیتا ہوں۔ اس سے قبل جب آپ سے ملاقات ہوئی تھی، اب کی ملاقات اس سے مختلف معلوم ہوتی ہے۔ اب پہلے کی نسبت آپ کے عزائم بلند، چہروں پہ بشاشت، اطمینان اور نور ایمان نظر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔

غزوہ احزاب میں جیسے رب قدیر کی غیبی نصرت سے ایک تیز ہوا سے دشمن برباد ہو گئے تھے۔ مجھے یقین ہے انشاء اللہ یہاں بھی باری تعالیٰ مجاہدین کے احزاب کی ایسی ہی امداد فرمادیں گے۔ اور ہر وقت یہی دعا کرتا رہتا ہوں۔

مولانا جلال الدین حقانی | جی ہاں! آپ کی دعاؤں کا صدقہ، ایسی غیبی نصرتوں اور اللہ کی امداد کا مشاہدہ ہر وقت اور ہر ایک کو ہوتا رہتا ہے۔ کئی بار روسی دشمنوں نے طیاروں کے ذریعہ چھوٹے بم، پتنگوں، کنکریوں اور سبز پتوں کی شکل کے اور کبھی مٹی کے چھوٹے ڈھیلوں کی شکل کے برسائے۔ رات کو بادل آئے، بارش ہوئی اور ژالہ باری بھی، ژالہ باری سے وہ بم از خود پھٹنے لگے۔ مجاہدین نے بمباری کی آواز سن کر مورچے سنبھال لئے مگر دشمن کہیں نظر نہ آتا تھا صبح جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ دشمن نے جو ہمہ رنگ زمین بم برسائے تھے ژالہ باری سے وہی بم پھٹے ہیں اور رات کو انہی کے پھٹنے کی آواز، دشمن کی بمباری معلوم ہوتی تھی۔

حضرت الشیخ | جی ہاں! یہ خدا کی قدرت کے مظاہر ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ غزوۂ حنین میں جب کثرت سے چیونٹیاں آئیں تو صحابہ کرام کے دریافت کرنے پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی غیبی نصرت ہے کہ ملائکہ چیونٹیوں کی صورت میں نازل ہوتے ہیں۔

مولانا جلال الدین حقانی | افغان مجاہدین کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کی غیبی نصرتوں کا مشاہدہ اتنا عام ہو گیا ہے کہ ہر ایک کو یقین ہونے لگا ہے کہ واقعۃً یہ غیبی نصرت اور خدائی امداد ہے ہم دیکھتے ہیں کہ جب بھی روسی دشمن کے طیارے مجاہدین پر بم باری کرنے آتے ہیں تو ان طیاروں کو پرندوں نے چاروں طرف سے گھیرا ہوتا ہے۔ تو ایسا طیارہ جس کے ساتھ پرندوں کی جھرمٹیں ہوتی ہیں جب بھی بمباری کرتا ہے تو اس کی بمباری سے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا اب مجاہدین جب بھی کسی حملہ آور طیارے کے ساتھ پرندے دیکھ لیتے ہیں تو اپنی محافظت اور دفاع سے مطمئن رہتے ہیں حتیٰ کہ چھوٹے چھوٹے بچے کہتے ہیں کہ ایسے طیارے کے حملے سے بچاؤ کا اہتمام کرنا بزدلی کا مظاہرہ ہے۔

تعجب تو اس بات پر ہے کہ پرندے جو جہاز کی گڑگڑاہٹ سے ڈرتے اور بھاگتے ہیں مگر یہاں وہ بمبار طیاروں سے لپٹے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ میدانِ جنگ میں جسمانی طور پر مجاہدین کو جو تکالیف پہنچتی ہیں۔ مثلاً ہاتھ کٹنے

ہیں پاؤں ٹوٹتے ہیں کاری زخم لگتے اور چوٹیں آتی ہیں مگر احساس درد جیسا کہ تکلیف کی مناسبت سے ہونا چاہئے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اور اگر ہوتا بھی ہے تو بہت کم۔ جب کہ بغیر جہاد کے ایک کانٹا بھی چبھ جائے تو اس کی چبھن کا سہنا مشکل ہوتا ہے۔ مگر جہاد کے مجروحین کو بندوق کی گولی اور بڑے کاری زخموں سے ایسی تکلیف نہیں پہنچی جو قابل برداشت نہ ہو۔ دوسری جانب جب دشمن کے زخمی فوجی ہمارے ہاتھوں لگتے ہیں تو انہیں دیکھ کر ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہتی کہ وہ معمولی زخموں سے کراہتے اور چلاتے ہیں۔ حضرت! بلا مبالغہ عرض کرتا ہوں کہ اب تو مجاہدین کو دشمن کی گولی، نشتر کا ایک ٹیکہ محسوس ہوتی ہے اور یہ سب آپ کی دعاؤں کی برکات اور دارالعلوم حقانیہ کی کرامات ہیں :

اس کے بعد حضرت اقدس نے طویل دعا فرمائی۔ عجب سماں تھا سب کے ہاتھ خدا کے سامنے اور آنکھیں اشک بار تھیں۔ سب پر یقین و ایمان کی عجیب کیفیت طاری تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ خداوند ذوالجلال کی رحمتیں نازل ہو رہی ہیں سب چاہتے تھے کہ ابھی جھولیاں بھر بھر کر لوٹ لیں۔ شاید پھر ایسا موقعہ ملے گا بھی یا نہیں۔ رخصت کرتے وقت حضرت اقدس نے ایک ایک کو گلے لگایا۔ حضرت کا اصرار تھا کہ ان کے ساتھ مشایعت کریں۔ مگر مجاہدین پر حضرت کی یہ تکلیف شاق تھی اس لئے بہ منت حضرت اقدس سے یہیں سے اجازت لی۔

مجاہدین کی ایک تازہ کامیابی | دارالعلوم حقانیہ ایک بہادر اور قابل فخر فرزند جناب مولانا فتح اللہ افغانستانی حقانی فاضل حقانیہ کی امارت میں (جن کا تعلق حزب اسلامی کے یونس خالص اور جلال الدین حقانی گروپ سے ہے) کی کمانڈ میں مجاہدین نے مرکز ٹبری تھانہ پر کامیاب حملہ کیا اور طویل محاصرے کے بعد قلعہ فتح ہوا۔ مجاہدین کو اس حملہ میں جنگی ساز و سامان کی ایک بڑی تعداد ملی۔ تقریباً دشمن کے ایک سو ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں تباہ اور دشمن کے ایک سو افسر ایک سو ستاسی فوجی اور ایک سو چار ملیشیا سپاہی ہلاک اور ایک سو اٹھاسی افراد زخمی ہوئے۔ مجاہدین میں سے سولہ افراد شہید اور پینتیس زخمی ہوئے۔ (رپورٹ مصدقہ مولانا جلال الدین حقانی امیر جہاد)

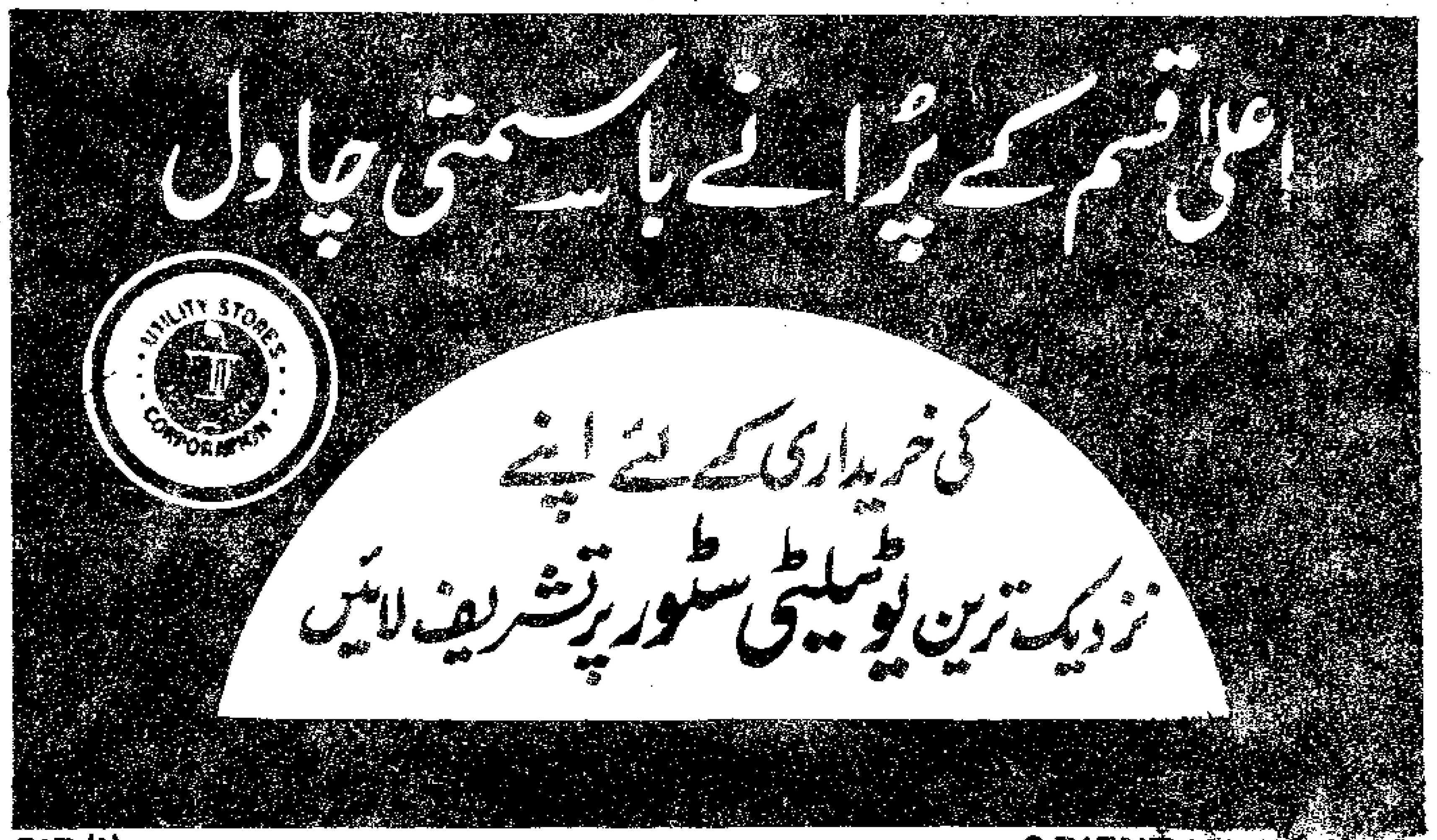

PID(I). ORIENT ISLAMABAD.